لمحۂ فکریہ

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی

دیہی ترقیاتی اکیڈمی پشاور کا سیمنار

سیدنا حضرت معاویہؓ پر عمرانی معاہدہ توڑنے کا الزام

ملک وملّت کی دینی اور دنیوی خدمت کرنے والوں میں اتفاق و اتحاد اور یک جہتی دیگانگت پیدا کرنے والی کوششوں کو کون ذی ہوش ہوگا جو پسند نہ کرے گا۔ بلکہ عقلاً اس کو ضروری اور مذہباً فرض نہیں سمجھے گا، لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ سرکاری یا نیم سرکاری طور پر اس سلسلہ میں عام طور پر جو بھی قدم اٹھایا جاتا ہے، الاماشاء اللہ وہ دانستہ یا نادانستہ نتیجہ کے لحاظ سے نہ صرف یہ کہ مایوس کن ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات زیادہ افتراق اور دوری کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ اس سلسلہ کی کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ مگر اس وقت ہم دیہی ترقی اکیڈمی پشاور کی جانب سے علماء کے سیمنار کے نام سے اجتماعات پر کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

اکیڈمی کے ایک ذمہ دار افسر کی جانب پہلے ہی اجلاس کی پہلی ہی تقریر میں اخبارات نے جو مضمون منسوب کیا ہے، اس میں اور کئی قابلِ اعتراض کلمات کے علاوہ "عمرانی معاہدہ" کے توڑنے کی ذمہ داری خال المسلمین کاتب وحی سیدنا امیر معاویہؓ کے سر پہ ڈالی گئی ہے اور اسطرح انہیں مسلمانوں اور مسلمان ملکوں کی پسماندگی کا پہلا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے اگر اخبارات کی یہ نسبت صحیح ہے، تو نہ صرف یہ کہ یہ ایک بہت بڑا تاریخی جھوٹ اور سیدنا امیر معاویہؓ سے عقیدت و محبت رکھنے والے کروڑوں پاکستانیوں کی روحانی اذیت کا باعث ہے۔ بلکہ ملک کی غالب ترین اکثریت اہل سنت والجماعت کے ایمانی جذبات کو کھلا چیلنج بھی ہے۔

اخبارات میں شائع شدہ اس تقریر یا خطبۂ استقبالیہ کے متن کے مطابق دیہی ترقی اکیڈمی کے ڈائریکٹر صاحب کے نزدیک عمرانی معاہدہ نام ہے اس کا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء اور دولت مندوں سے عہد لیا کہ وہ خیرات اور صدقات سے غرباء کی امداد کریں گے اور غرباء سے عہد لیا تھا کہ وہ چوری اور ڈکیتی وغیرہ نہیں کریں گے۔ ڈائریکٹر صاحب کے نزدیک مسلمان اور مسلمان مملکتوں کی پسماندگی

کا واحد ذریعہ اس معاہدہ کو چھوڑ دینا ہے۔ وہ کہتا ہے :

بالآخر جب معاویہؓ نے ایسا انتظام کر دیا کہ معاہدہ عمرانی اسلام کی پابندی سے پہلا فریق "امراء" آزاد ہو گیا یعنی صدقات وغیرہ کی آیات جو خصوصاً ان کے لئے تھیں اختیاری قرار دیدی گئیں ان پر عمل نہ کرنے پر کوئی تعزیر نہ لگائی گئی اور اس کے برعکس دوسرے فریق معاہدہ یعنی غرباء کے عہد کو لازمی شکل دے کر ناقابلِ معافی قرار دیا گیا اور ہاتھ کاٹنے کی سزا انہیں دی گئی تو اس صورتِ حال میں معاہدہ عمرانی کا ایک فریق امراء تو اپنا معاہدہ پورا کرنے کا پابند نہ رہا اور دوسرے فریق غرباء کو اس معاہدہ پر بالجبر پابند کیا گیا۔ ان حالات میں معاہدہ عمرانی اسلام ٹوٹ گیا اور اسکی اصلی شکل بدل گئی ـــــ (شہباز پشاور۔ ۱۱ر اپریل ۱۹۶۷ء)

مسلمانوں کی پسماندگی اور مسلمان مملکتوں کے زوال کا واحد ذریعہ عمرانی معاہدہ کا ٹوٹ جانا ہے۔ یا اس میں بقیہ عبادات کے چھوڑ دینے، معاملات خرید و فروخت میں بیع مکروہ بیع فاسد اور قمار و ربوا سود تک سے احتراز نہ کرنے بلکہ اس کو گھر گھر تک پہنچا دینے کی سعی نامشکور کرنے فصلِ خصومات عدالتوں میں کھلم کھلا ام یحکم بما انزل اللہ کے مصداق بننے اور قوانین کفر کو جاری کرنے یہود و نصاریٰ کی صورت اور سیرت بنانے وغیرہ وغیرہ کو بھی دخل ہے۔ یہ ایک الگ بحث ہے، اس وقت دریافت طلب امر یہ ہے کہ اگر صرف عمرانی معاہدہ ہی کا ٹوٹ جانا مسلمانوں کی پسماندگی کا واحد ذریعہ ہے تو کیا واقعی اسکی ذمہ داری سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر ہے۔

ہمیں یہ تبلایا جائے کہ کس مستند تاریخ کے کونسے باب میں یہ لکھا گیا ہے، کہ امیر معاویہؓ نے فلاں خطبہ یا فلاں سرکاری مراسلہ میں یہ فرمایا تھا کہ آئندہ زکوٰۃ کا حکم اختیاری ہے۔ اس پر مسلمان عمل کریں یا نہ کریں، ہر طرح ان کا اختیار ہے۔

اور یا پھر اموال تجارت یا مواشی و دیگر اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ اور عشر وغیرہ وصول کرنے کا جو انتظام خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا تھا۔ امیر معاویہؓ نے اس کے خلاف قدم اٹھایا۔ صدیق اکبرؓ نے جن مانعین زکوٰۃ سے جہاد فرمایا تھا وہ یا تو زکوٰۃ کی فرضیت کا انحصار کر کے ارتداد کے مرتکب ہوئے تھے، جیسا کہ واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے، اور یا اموال ظاہرہ کا زکوٰۃ بیت المال کو سپرد کرنے سے انکار کرتے ہوئے بغاوت اختیار کر گئے تھے جس پر واللہ لومنعوانی عناقا وفی روایۃ عقالا۔ اس پر وال ہے۔ ہمیں تبلایا جائے کہ امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہؓ کے دورِ امارت میں کس قوم نے کب زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کیا تھا اور حضرت امیر معاویہؓ نے خلیفہ اوّلؓ

کے طریق کے برخلاف ان کو آزاد چھوڑ دیا تھا یا کب اور کس قوم نے اموالِ تجارت اور اموالِ ظاہرہ کی زکوٰۃ شرعی حکم برخلاف بیت المال کو سپرد کرنے سے انکار کر کے بغاوت کا ارتکاب کیا تھا۔ اور امیر المؤمنین معاویہؓ نے ان کو معاف کر دیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ نہ تو فرضیت زکوٰۃ کے منکر کو حضرت معاویہؓ نے مسلمان سمجھا ہے۔ اور نہ ہی اموالِ تجارت یا اموالِ ظاہرہ کے ادا کرنے میں شرعی حکم کی پابندی سے حضرت معاویہؓ نے رعیت کو آزاد چھوڑا ہے —— دینی ترقی کی آڑ اور علماء سے ہمدردی کے پردہ میں سبِّ معاویہؓ کا شوق پورا کرنا تھا سو پورا کیا گیا۔ فالی اللہ المشتکی —— "سیمنار میں شرکت فرمانے والے بزرگوں سے" ہم ان دو سو ائمہ مساجد اور علماء سے جن کی سیمنار میں شرکت کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ بحق اسلام یہ دریافت کرنے کی جسارت کرتے ہیں کہ کیا ان کا عقیدہ بھی یہی ہے، کہ معاہدہ عمرانی باصطلاح ڈائریکٹر صاحب کے توڑنے کی ذمہ داری واقعی سیدنا امیر معاویہؓ کے سر پر ہے۔

اور کیا آپ کے نزدیک بھی مسلمانوں اور مسلمان مملکتوں کی پسماندگی کا ذمہ دار امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور کیا واقعی آپ یہ یقین رکھتے ہیں کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امراء کی طرف داری کی اور ان کو آیات صدقات پر عمل کرنے اور نہ کرنے کا اختیار دیدیا تھا۔

اور کیا واقعی آپ یہی ایمان رکھتے ہیں کہ جب امراء نے صدقات وغیرہ کے آیات پر عمل کرنا چھوڑ دیا تھا، تو اب غرباء چوری اور ڈکیتی کرنے سے مجرم نہ ٹھہرے۔

اور کیا آپ کا مذہب یہی ہے کہ جب امراء نے اپنا فریضہ ادا کرنا چھوڑ دیا تو اب غرباء پر چوری وغیرہ کا شرعی حد قطع ید وغیرہ جاری کرنا اور کیا چوری ڈکیتی نہ کرنے کا عہد صرف غرباء ہی سے لیا گیا تھا۔ اور کیا دنیا میں چوری صرف غریب ہی کرتا ہے۔

علماء کو نصیحت:۔ انجام پشاور ۱۳ر اپریل ۱۹۶۷ء کا کہنا ہے کہ ایک بزرگ نے علماء کی ہمدردی کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ —— "علماء سائنس سے تعصب کرنا چھوڑ دیں۔"

اس جملے کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ علماء نت نئی ایجادات کو از روئے شرع ناجائز نہ کہیں۔ ہم ہوائی جہاز بنائیں تو اس پر اعتراض نہ کریں۔ چاند اور سورج پر پہنچنے کے انتظامات کریں" روس اور امریکہ کا مقابلہ کرتے ہوئے "ٹینک بنائیں۔ بم اور ایٹم بم کا کارخانہ کھولیں یا اور کوئی نیا انکشاف کریں تو اس میں رکاوٹ نہ بنیں۔ اگر یہی معنی مراد ہیں تو انہیں ثابت کرنا چاہئے کہ علماء نے کب اس قسم کا تعصب کیا تھا اور کس مستند عالم نے کس کتاب میں یہ لکھا ہے کہ پانی سے بجلی نکالنا حرام ہے۔ فون لگانا ناجائز

ہے، ریڈیو کی صنعت میں کام کرنا کفر ہے۔ ایئرکنڈیشنز اور ریفریجریٹر کا استعمال غلط ہے۔ اور ہوائی جہاز اور راکٹ و میزائلز کا کارخانہ کھولنا از روئے شرع ممنوع ہے۔ اس گونہ تعصب کا الزام علماء پر سراسر تہمت اور افتراء ہے، اور اس غیر واقعی الزام کو بار بار دہرانا ملک وملت کی کوئی خدمت نہیں بلکہ ملک کی دینی اور دنیوی خدمت کرنے والوں کے درمیان افتراق کو ہوا دینا ہے۔

سائنس اور مذہب کا موضوع ہی الگ الگ ہے، سائنس کا میدان طبعی اور ریاضی ہے جبکہ مذہب کا موضوع علم الٰہی، تہذیب اخلاق، تدبیر منزل اور سیاست مدنیہ ہے۔ ان میں تصادم اور ٹکراؤ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ہاں اگر ناصح مشفق کا مقصد اس نصیحت سے یہ ہے کہ علماء ان چیزوں کو مختلف صورتوں میں استعمال پر بھی جائز وناجائز کا سوال نہ اٹھائیں جسطرح کہ وہ فون بنانے اور لگوانے پر معترض نہیں ایسا ہی وہ فون کو شہادت پر بھی استعمال کرنے پر اعتراض نہ کریں۔ فونی اطلاع کو نماز و روزہ کے دار و مدار بنانے پر بھی خاموش رہیں۔ فون کے ذریعہ ایجاب وقبول کو بھی تسلیم کریں۔

اور جیسا کہ ریڈیو بنانے پر علماء کو اعتراض نہیں، ایسا ہی اس کے ذریعہ گانا بجانا فحش اور بے حیائی کی اشاعت سے بھی تعصب نہ کریں۔

اور جیسا کہ یہ علماء پانی سے بجلی نکالنے اور ان سے روشنی لینے پر چراغ نہیں ہوتے ایسا ہی اس کے ذریعہ ذبح کرنے کو عین شرعی ذبح قرار دیں۔ وغیر ذالک۔

تو معاف رکھیں یہ علماء کا سائنس سے تعصب نہیں بلکہ آپ کا دین سے پیچھا چھڑانا ہے جس سے جب تک اسلام کا دعویٰ کیا جائے گا۔ آزاد ہونا ناممکن ہے ــــــ ارشادِ خداوندی ہے، وما کان لمؤمنٍ ولامؤمنۃٍ اذا قضی اللّٰہ ورسولہٗ امراً ان یکون لھم الخیرۃُ من امرھم ومن یعص اللّٰہ ورسولہٗ فقد ضلّ ضلالاً مبیناً ــــــ ■■

مولانا الیاس صاحبؒ نے ایک مرتبہ اس سوال پر کلام کرتے ہوئے کہ "مسلمانوں کو حکومت و اقتدار کیوں نہیں بخشا جاتا" فرمایا "اللہ کے احکام اور اوامر ونواہی کی حفاظت ورعایت جب تم اپنی ذات اور اپنی منزلی زندگی میں نہیں کر رہے ہو (جس پر تمہیں اختیار حاصل ہے اور کوئی مجبوری نہیں ہے) تو دنیا کا نظم ونسق کیسے تمہارے حوالہ کر دیا جائے۔ ایمان والوں کو حکومت ارضی دینے سے تو منشاء الٰہی یہی ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی مرضیات اور اس کے احکام کو دنیا میں نافذ کریں۔ تو تم جب اپنے حدودِ اختیار میں یہ نہیں کر رہے ہو تو دنیا کی حکومت تمہارے سپرد کر کے کل کیلئے تم سے اسکی کیا امید کی جا سکتی ہے۔"